السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل مغرب کی نقالی میں بعض 'تعلیم یافتہ' لوگوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ جب کسی کو لوگوں کے سامنے چھینک آتی ہے تو وہ IamSorry کہتا ہے۔ کیا ایک مسلمان ایسے موقع پر اس طرح کے الفاظ استعمال کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چھینک کو عربی زبان میں عطاس کہتے ہیں جس کا معنی کھلنا اور پُھوٹنا ہے۔ چھینک آنے پر انسان کی طبیعت کھل جاتی ہے۔ سر کی گرانی دُور ہو جاتی ہے اور وہ تازم دم ہو جاتا ہے۔ قوائے انسانی میں جلا پیدا ہوتی ہے، دماغ کی رگوں اور اس کے پٹھوں کی رکاوٹیں دُور ہو جاتی ہیں تو انسان فرحت محسوس کرتا ہے۔ لہذا چھینک آنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

چھینک کا جواب دینا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے:

(واذا عطس فحمد اللہ فشمتہ)

(مسلم، السلام، من حق المسلم للمسلم رد السلام، ح: 2162)

"اور جب اسے چھینک آئے اور وہ اللہ کی حمد کرے تو اسے الحمد للہ کہو۔"

عہد نبوی میں چھینک آنے پر الحمد للہ کا رواج عام تھا۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینکا ان میں سے ایک کی چھینک پر آپ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرا شخص بولا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا جبکہ میری چھینک پر نہیں کہا؟ آپ نے جواباً فرمایا:

(ان ہذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ)

(بخاری، الادب، لا یشمت العاطس اذا لم یحمد اللہ، ح: 6225)

"اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ) (ایضا، اذا عطس کیف یشمت، ح: 6224)

"جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ (اللہ آپ پر رحم کرے) جب اسے یرحمک اللہ کہہ دیا جائے تو وہ (چھینکنے والا) کہے: (یہدیکم اللہ ویصلح بالکم)

"اللہ تمہیں سیدھے راستے پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔"

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو یوں کہے: (الحمد للہ علی کل حال)

(ترمذی، الادب، ما یقول العاطس اذا عطس، ح: 2741)

"ہر حالت میں اللہ کا شکر اور تعریف ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی تو میں نے کہا:

الحمدللہ حمداکثیراطیبامبارکافیہ مبارکاعلیہ کمایحب ربناویرضٰی

"ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، تعریف بہت زیادہ پاکیزہ، جس میں برکت کی گئی ہے جس پر برکت نازل کی گئی ہے۔ جس طرح ہمارا رب محبت کرتا ہے اور پسند کرتا ہے۔"

جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: نماز میں یہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔۔ تین دفعہ پوچھا۔۔ میں نے عرض کیا؛ میں نے کہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے !تیس سے زیادہ فرشتے اس کی طرف جلدی سے بڑھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر چڑھے۔

(ابوداؤد، الصلاۃ، ما یستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء، ح: 773، ترمذی، ح: 404)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ جب ایک مسلمان کو چھینک آئے تو وہ (الحمدللہ) (الحمدللہ علی کل حال) اور الحمدللہ حمداکثیراطیبامبارکافیہ مبارکاعلیہ کمایحب ربناویرضٰی میں سے جو بھی چاہے کلمات کہہ سکتا ہے۔ I am Sorry کہنے کا کوئی تک نہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ حدیث نبوی میں ہے کہ (ان اللہ یحب العطاس)

(بخاری، الادب، ما یستحب من العطاس وما یکرہ من التثاوب، ح: 6223)

"اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے۔"

مگر ان پڑھ لوگ Sorry (افسوس) کرتے ہیں۔ نیز انسان کو چھینک سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اس پر پڑھے لکھے جہلاء کا I am Sorry کہنا چہ معنی دارد؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ: 625

محدث فتویٰ